بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH

یوم سہ شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۱۰ ظہور ۱۳۴۴ھش ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ۱۰ اگست ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۸۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۹ ۔ اگست بوقت ½ ۸ بجے صبح

پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی ۔ کل حضور کو نقاہت رہی ۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے خاص توجہ و التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا ایک چشمہ شیریں ہے مومن جب چاہے اس سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے

انسان دُعا کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے

"دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی ۔ اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا ۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے ہیچ ہے ۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی ہے ۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے ۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کا متولّی ہو جاتا ہے ۔ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولّی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے ۔ دیکھ لیجئے جب انسان حدِ بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں ، ناکامیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے وہ ان سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے ۔ دولت کے ذریعہ تعلق حکام کے ذریعہ قسما قسم کے حیلہ و فریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کی راہ نکالتا ہے لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے ۔ اب اگر ان دنیاداروں کے غموم و ہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب کے مقابل اول الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں ۔ لیکن یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ محزون نہیں کر سکتے ۔ ان کی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا ۔ کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تولّی میں پھر رہے ہیں ۔ دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو اور مثلاً اس حاکم نے اسے اطمینان بھی دیا ہو کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اس سے استعانت کر سکتا ہے تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اس حاکم کے ہاتھ میں ہے عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے تو پھر وہ مومن جس کا اس قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق احکم الحاکمین سے ہو وہ کب مصائب و شدائد کے وقت گھبراوے گا ۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ، ۷ ، صفحہ ۶۰)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ ۔ اگست ۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری آجکل مسجد مبارک میں نماز عصر کے بعد روزانہ قرآن مجید کا درس دیتے ہیں ۔ مقامی احباب کو چاہیئے کہ وہ نماز عصر مسجد مبارک میں ادا کیا کریں اور درس سے مستفید ہوں ۔ صدر صاحبان محلہ جات اپنے اپنے محلہ میں احباب کو تحریک کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاضر ہو کر قرآنی علوم و معارف سے استفادہ کریں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

احباب کو علم ہو گا کہ سرکاری طور پر ۶ تا ۱۲ ۔ اگست ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے ۔ امید ہے گزشتہ سالوں کی طرح احباب امسال بھی اس کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن سعی فرمائیں گے ۔ انصار اللہ کے اراکین اور عہدیداران خصوصیّت سے اس طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور اختتام پر اپنی مساعی اور نتیجہ سے قیادت ہذا کو مطلع فرمائیں ۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

صدر انجمن احمدیہ میں ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے جو بنگالی خط کا ترجمہ اُردو میں اور اُردو کا ترجمہ بنگالی میں کر سکے ۔ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ دی جائے گی ۔ اگر کوئی پنشنر دوست جن کی صحت اچھی ہو اور عمر ساٹھ سال سے زائد نہ ہو ، ملازمت کے خواہشمند ہوں تو وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں ۔ مرکز سلسلہ کے فیوض سے حصہ لینے کا اچھا موقع ہے ۔ درخواستیں جلد بھجوائی جائیں ۔

ناظر دیوان
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

مسعود احمد جہلمی پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۶۵ء

[redacted]

امامِ وقت کی شناخت

(۲)

اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا ہے کہ امام وقت کی وجہ سے کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے۔ اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے۔ اس کے تدبّر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو۔ اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے۔ اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے اور یہ ایک عام قانون اور سنت الٰہی ہے جو ہمیں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی راہ نمائی سے معلوم ہوا اور ذاتی تجارب نے اس کا مشاہدہ کرایا ہے مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعودؑ کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا۔ اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتو ہوگا۔" (ضرورۃ الامام صفحہ ۶)

اس کے بعد آپ نے بتایا ہے کہ امام الزمان کو شناخت نہ کرنے کے کیا نتائج ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی قسمت کا پھیر نہ ہو اور خدا کی طرف سے کوئی ابتلاء نہ ہو تو سعید انسان جلد اس دقیقہ کو سمجھ سکتا ہے اور خدانخواستہ اگر کوئی اس الٰہی راز کو نہ سمجھے اور امام الزمان کے ظہور کی خبر سنکر اس سے تعلق نہ پکڑے تو پھر اول ایسا شخص امام سے استغنا ظاہر کرتا ہے۔ اور پھر استغنا سے اجنبیت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر اجنبیت سے سوءظن بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر سوءظن سے عداوت پیدا ہوتی ہے اور پھر عداوت سے اعوذ باللہ سلب ایمان تک نوبت پہونچتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت ہزارہا راہب ملہم اور اہل کشف تھے اور نبی آخر الزمان کے قرب ظہور کی بشارت سنایا کرتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے امام الزمان کو جو خاتم الانبیاء تھے قبول نہ کیا تو خدا کے غضب کے صاعقہ نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اور ان کے تعلقات خدا سے بکلی ٹوٹ گئے اور جو کچھ ان کے بارے میں قرآن شریف میں لکھا گیا۔ ان کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔"

(ضرورت الامام صفحہ ۷)

اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا ہے کہ امام الزمان کس کو کہتے ہیں اس کی علامات کیا ہیں۔ آپ امام الزمان کی تعریف اس طرح فرماتے ہیں:

"امام الزمان اس شخص کا نام ہے کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خداتعالے متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کی معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے انکو مغلوب کر لیتا ہے اور ہر قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پاکر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافر خانہ میں آئی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خداتعالے کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کو دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو بھی اعلےٰ درجہ کے قوے بخشے جاتے ہیں۔ اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں۔ اور بایں ہمہ چونکہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ اس کو دنیا کے بے دلوں اور بدزبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلےٰ درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے اور اخلاقی قوت سے یہ مراد نہیں کہ ہر جگہ وہ خواہ نخواہ نرمی کرتا ہے۔ کیونکہ یہ تو اخلاقی حکمت کے اصول کے برخلاف ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جس طرح تنگ ظرف آدمی دشمن اور بے ادب کی باتوں سے جل کر اور کباب ہو کر جلد مزاج میں تغیر پیدا کر لیتے ہیں اور ان کے چہرہ پر اس عذاب الیم کے جس کا نام غضب ہے نہایت مکروہ طور پر آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور طیش اور اشتعال کی باتیں بے اختیار اور بے محل منہ سے نکلتے چلے جاتے ہیں۔ یہ حالت اہل اخلاق میں نہیں ہوتی۔ ہاں وقت اور محل کی مصلحت سے کبھی معالجہ کے طور پر سخت لفظ بھی استعمال کر لیتے ہیں۔ لیکن اس استعمال کے وقت نہ ان کا دل جلتا نہ طیش کی صورت پیدا ہوتی ہے نہ منہ پر جھاگ آتی ہے۔ ہاں کبھی بناوٹی غصہ رغب دکھلانے کے لئے ظاہر کر دیتے ہیں۔ اور دل آرام اور انبساط اور سرور میں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اکثر سخت لفظ اپنے مخاطبین کے حق میں استعمال کئے ہیں جیسا کہ سؤر، کتے، بے ایمان، بدکار وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ نعوذ باللہ آپ اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے کیونکہ وہ تو خود اخلاق سکھاتے اور نرمی کی تاکید کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لفظ جو اکثر آپ کے منہ پر جاری ہوتے تھے۔ یہ غصہ کے جوش اور مجنونانہ طیش سے نہیں نکلتے تھے بلکہ نہایت آرام اور ٹھنڈے دل سے اپنے محل پر یہ الفاظ چسپاں کئے جاتے تھے۔

غرض اخلاقی حالت میں کمال رکھنا اماموں کے لئے لازمی ہے اور اگر کوئی سخت لفظ سوختہ مزاجی اور مجنونانہ طیش سے نہ ہو اور عین محل پر چسپاں اور عندالضرورت ہو تو وہ اخلاقی حالت کے منافی نہیں ہے اور یہ بات بیان کر دینے کے لائق ہے کہ جن کو خداتعالےٰ کا ہاتھ امام بناتا ہے ان کی فطرت میں ہی امامت کی قوت رکھی جاتی ہے۔ اور جس طرح الٰہی فطرت نے بموجب آیت کریمہ اعطی کل شیٔ خلقہ ہر ایک پرند اور چرند میں پہلے سے وہ قوت رکھ دی ہے۔ جس کے بارے میں خداتعالےٰ کے علم میں یہ تھا کہ اس قوت سے اس کو کام لینا پڑے گا۔ اسی طرح ان نفوس میں جن کی نسبت خداتعالےٰ کے ازلی علم میں یہ ہے کہ ان سے امامت کا کام لیا جاوے۔ منصب امامت کے مناسب حال روحانی ملکے پہلے سے رکھے جاتے ہیں اور جن لیاقتوں کی آئندہ ضرورت پڑیگی ان تمام لیاقتوں کا بیج ان کی پاک سرشت میں بویا جاتا ہے۔" (ضرورۃ الامام صفحہ ۹، ۱۰)

مرکزی اجتماع انصار اللہ کی تاریخوں میں تبدیلی

قبل ازیں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے گیارھویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۸-۹-۱۰ اکتوبر کی تاریخوں کا اعلان کروایا گیا تھا مگر اب بعض سہولتوں کے پیش نظر اجتماع کی تاریخیں ایک ہفتہ آگے یعنی

۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء
بروز جمعہ ہفتہ اتوار

مقرر کی گئی ہیں۔ احباب کرام اس تبدیلی کو نوٹ فرمالیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مولوی صدر الدین صاحب امیر غیر مبائعین کا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ پر

بہتانِ عظیم

(از مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

گذشتہ دنوں مولوی صدر الدین صاحب امیر غیر مبائعین نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں کہا

"میں نے ایک اور شخص کو اپنے ملک میں دیکھا ہے جو کعبۃ اللہ کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ابرہہ سے زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ تو خانۂ خدا کی اینٹ سے اینٹ بجانا چاہتا تھا جو بعد میں بھی تعمیر ہو سکتا تھا لیکن اس شخص نے ایک اور کید (باریک تدبیر) کی ہے وہ یہ کہ دماغوں میں ایسی بات بٹھا دی جائے جس کی وجہ سے خانۂ خدا کی عزت و احترام لوگوں کے دلوں سے اُٹھ جائے۔ جب کعبۃ اللہ کی تعظیم دلوں میں نہ رہے گی تو کوٹھڑ نہ بھی مسمار کیا جائے تو وہ بھی مسمار شدہ سمجھا جا سکتا ہے یہ تدبیر ابرہہ اور کیونکہ سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس شخص نے وعظ کیا کہ کعبۃ اللہ کا دودھ خشک ہو گیا اب وہاں جا کر کیا کرو گے؟"

(پیغام صلح لاہور ۹۔ جون ۱۹۶۵ء صہ)

مولوی صدر الدین صاحب نے اس بیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر بہتان باندھا ہے اور ان کا یہ بیان سراسر جھوٹ اور افتراء ہے جس کا مقصد صرف اشتعال پیدا کرنا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خلاف منافرت پھیلانے کی مذموم کوشش ہے پھر اس جھوٹے بیان کو عام پاکستانی مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی خاطر ایڈیٹر پیغام صلح لاہور نے پیغام صلح مجریہ ۹ جون ۱۹۶۵ء میں شائع کر دیا ہے اور اس طرح اس جھوٹ کی اشاعت سے حضرت امام جماعت احمدیہ اور ان کی جماعت کے خلاف منافرت پھیلانے کی کوشش کی ہے۔

ایک احمدی دوست نے جب "پیغام صلح" میں مولوی صدر الدین صاحب کا یہ خطبہ پڑھا تو انہوں نے مولوی صدر الدین صاحب کو ایک خط لکھا جس میں ان کا زیر بحث اقتباس درج کر کے ان سے دریافت کیا کہ وہ شخص کون ہے؟ جس کا آپ نے اس اقتباس میں ذکر کیا ہے اور اقتباس کے الفاظ کا حوالہ ہے۔ اس خط کا جواب مولوی صدر الدین صاحب کی بجائے مولوی دوست محمد صاحب "ایڈیٹر پیغام صلح" لاہور نے یہ دیا ہے:۔

آپ نے خلیفہ صاحب ربوہ کے ایک اعلان کے متعلق استفسار کیا ہے کہ وہ کہاں شائع ہوا ہے جواباً گزارش ہے کہ وہ اعلان "حقیقۃ الرؤیا" صفحات ۴۵، ۴۶ میں درج ہے اور وہ یہ ہے:۔

"اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قادیان کو تمام بستیوں کی اُمّ قرار دیا ہے اس لئے اب وہی بستی پورے طور پر روحانی زندگی پائے گی جو اس کی چھاتیوں سے دودھ پیئے گی" (صہ ۴۵)

"آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا یا نہیں؟" (صہ ۴۶)

ظاہر ہے کہ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے پیش کردہ اقتباسات میں وہ الفاظ ہرگز موجود نہیں جو مولوی صدر الدین صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف منسوب کئے ہیں یعنی یہ کہ

"کعبۃ اللہ کا دودھ خشک ہو گیا اب وہاں جا کر کیا کرو گے؟"

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس عبارت میں دودھ سے مُراد قرآن مجید کے حقائق و معارف کا علم لیا ہے جن سے روحانی زندگی کا تعلق ہے اور آپ یہ بتا رہے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کے قادیان میں ظہور کی وجہ سے اب پورے طور پر روحانی زندگی وہی لوگ پائیں گے جو اس کی چھاتیوں یعنی خلفائے مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت سے تعلق رکھنے والے علماء ربانی سے علوم و معارف قرآنیہ کا دودھ پیئیں گے اور جلسہ سالانہ کی پُر معارف تقاریر سے فیضیاب ہونگے۔ مولوی صدر الدین صاحب اور مولوی دوست محمد صاحب ہر دو کا یہ عقیدہ ہے کہ انہوں نے قادیان کی بستی میں ہی معارفِ قرآنیہ کا وہ علم مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلیفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہے جو انہیں کسی اور جگہ نہیں مل سکتا تھا۔

وہ اس بات سے بھی انکار نہیں کر سکتے کہ مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں یعنی علماء سے انہیں وہ روحانی معارف قرآنیہ نہیں مل سکتے تھے جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سے حاصل کئے ہیں۔ یہی بات حضرت امام جماعت احمدیہ بیان فرما رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان اقتباسات میں کعبۃ اللہ کے احترام کے خلاف کوئی بات بیان نہیں فرمائی۔ آپ نے یہ ہرگز نہیں کہا "کہ کعبۃ اللہ کا دودھ خشک ہو گیا اب وہاں جا کر کیا کرو گے؟"

جو اقتباسات مولوی دوست محمد نے دیئے ہیں ان میں مکہ اور مدینہ کا ذکر ہے جو دو بستیاں ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے مشرکین بستے تھے جنہوں نے کعبۃ اللہ میں تین سو ساٹھ بُت گھڑ رکھے تھے۔ اس زمانہ میں اگرچہ مکہ اور مدینہ کے رہنے والے علوم روحانیہ سے محروم اور خطرناک شرک میں مبتلا تھے تاہم اس سے کعبۃ اللہ (خدا کے گھر) کے احترام میں کوئی فرق نہیں آتا تھا۔ کعبۃ اللہ اسی طرح محترم تھا جس طرح حضرت ابراہیمؑ اور ان سے پہلے انبیاء کے وقت محترم اور معزز تھا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو آپ نے توحید کا وعظ اور شرک کا رد کرنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کی کوششوں سے یہ دونوں بستیاں شرک سے پاک ہو گئیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے علم پا کر یہ بیان فرما دیا تھا جیسا کہ دیلمیؒ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ اس وقت (یعنی مسیح و مہدی کے زمانہ میں۔ ناقل) عربوں کے دل عجمیوں کی مانند ہوں گے (حجج الکرامہ فی آثار القیامہ) اور اسی طرح بعض اور احادیث نبویہ میں بھی علماء کے روحانیت سے محروم ہو جائے گا اور رفع علم کا ذکر بھی موجود ہے۔ اگر مکہ اور مدینہ کے علماء ہمارے زمانہ میں پورے طور پر روحانیت سے بہرہ ور ہوتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھیجے جانے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھیجا جانا ہی اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ اب مکہ اور مدینہ کے علماء سے حقائق و معارف قرآنیہ کا وہ علم نہیں مل سکتا تھا جس سے انسانیت پورے طور پر روحانیت سے بہرہ ور ہو سکتی ہو۔

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے پیش کردہ اقتباس میں نہ کعبۃ اللہ کے دودھ خشک ہونے کا ذکر ہے اور نہ وہاں جا کر بیت اللہ کا حج کرنے اور اس کی برکات سے متمتع ہونے سے روکا گیا ہے۔ پس مولوی صدر الدین صاحب کا یہ بیان بالکل دروغ بے فروغ ہے حضرت امام جماعت احمدیہ تو نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں سے

حسن اس کا کبھی کھلتا نہیں یہ یاد رہے
دوشِ مسلم پہ اگر چادرِ احرام نہ ہو

اس شعر میں کعبۃ اللہ کے حج کو خدا کے حسن و جمال کے ظاہر ہونے کا ذریعہ قرار دے کر صاحبِ استطاعت لوگوں کو رغبت دلائی گئی ہے کہ وہ کعبۃ اللہ کا حج کرنے کے لئے ضرور جائیں۔

پھر حضرت امام جماعت احمدیہ نے سورہ حج کی تفسیر میں حج بیت اللہ کی اہمیت و عظمت پر تفصیل سے تفسیر کبیر کے ۹ سے زائد صفحات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"غرض حج ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی طرف اسلام نے لوگوں کو توجہ دلائی ہے۔ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہو اور جن کی صحت سفر کے بوجھ کو برداشت کر سکتی ہو ان کا فرض ہے کہ وہ اس حکم پر عمل کریں اور حج بیت اللہ کی برکات سے مستفیض ہوں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صہ ۳۰ تا صہ ۳۹)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ

کعبۃ اللہ کے حج کو ہر احمدی کے لئے جو استطاعت رکھتا ہو ہمیشہ کے لئے فرض سمجھتے ہیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تاکید فرماتے ہیں۔

علاوہ ازیں خانہ کعبہ کا احترام آپکو قادیان کی بستی سے بدرجہا زیادہ ہے۔ چنانچہ آپ اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:۔

"خدا شاہد ہے کہ خانہ کعبہ ہمیں
قادیان سے بدرجہا زیادہ
محبوب ہے ہم اللہ تعالیٰ سے
اس کی پناہ چاہتے ہیں اور
ہم سمجھتے ہیں کہ خدا وہ دن نہیں
لا سکتا لیکن اگر خدانخواستہ
کبھی وہ دن آئے کہ خانہ کعبہ
بھی خطرہ میں ہو اور قادیان
بھی خطرہ میں ہو اور دونوں
میں سے ایک کو بچایا جا سکتا
ہو تو ہم ایک منٹ بھی اس
مسئلے پر غور نہیں کریں گے
کہ کس کو بچایا جائے بلکہ بغیر
سوچے کہہ دیں گے کہ خانہ کعبہ
کو بچانا ہمارا اولین فرض ہے
پس قادیان کو ہمیں خدا تعالیٰ
کے حوالے کر دینا چاہیئے"

نیز اسی خطبہ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"قادیان کو خدا نے دنیا میں
اس لئے قائم کیا ہے تاکہ
مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی
عظمت کو اس کے ذریعہ دوبارہ
قائم کیا جائے"

(الفضل قادیان ۳ر ستمبر ۱۹۳۵ء)

نیز اسی خطبہ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"یہ (قادیان) مقدس ہے
باقی سب دنیا سے مگر تابع
ہے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
کے"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کی بستی کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے تابع سمجھتے ہیں اور کعبۃ اللہ کو قادیان سے بدرجہا مقدس سمجھتے ہیں۔

. . . .

. . . . . . پس مولوی صدرالدین صاحب کا یہ سراسر بہتان ہے کہ امام جماعتِ احمدیہ نے کوئی ایسی تدبیر کی ہے "جس کی وجہ سے خانہ خدا کی عزت و احترام دلوں سے اٹھ جائے"۔ پس مولوی صدرالدین صاحب اور پیغام صلح کے ایڈیٹر کو خدا کا خوف دل میں رکھ کر اس بہتانِ عظیم کو واپس لینا چاہیے جو انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ پر باندھا ہے تا انہیں قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے حضور شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ اگر حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے دل میں کعبۃ اللہ کی عظمت نہ ہوتی تو وہ خود کیوں حج بیت اللہ سے مشرف ہوتے۔ انہوں نے تو ربوہ سے تعلق رکھنے والوں کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ ؎

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دُعا گو
کعبہ کو پہنچتی رہیں ربوہ کی دُعائیں

بالآخر عرض ہے کہ اگر مولوی صدرالدین صاحب اور مولوی دوست محمد صاحب ایڈیٹر پیغام صلح میں دیانت اور امانت کی کوئی رمق باقی ہے تو پھر وہ یا تو حضرت امام جماعت احمدیہ کے یہ الفاظ دکھائیں

"کعبۃ اللہ کا دودھ خشک
ہو گیا ہے وہاں جا کر کیا
کرو گے"!

اگر وہ یہ الفاظ نہیں دکھا سکتے تو اس بہتان کو واپس لیں اور اسی مسجد میں جمعہ کے دن خطبہ میں ممبر پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کر دیں کہ میرا یہ بیان درست نہیں مولوی دوست محمد صاحب ایڈیٹر پیغام صلح نے حقیقۃ الرؤیا سے حضرت امام جماعت احمدیہ کے جو الفاظ پیش کئے ہیں ان کا ہرگز وہ مفہوم نہیں لیا جا سکتا کہ آپ نے کعبۃ اللہ کے احترام کے خلاف نعوذ باللہ کوئی بات کہی ہے اور حج بیت اللہ سے روکا ہے کیونکہ حقیقۃ الرؤیا کے بعد کے اقتباسات جو ہم نے پیش کئے ہیں ان کی موجودگی میں کوئی سعید روح اور سلیم الفطرت انسان ان کا یہ مطلب نہیں لے سکتا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے بقول مولوی صدرالدین صاحب ابرہہ اور لارڈ کچنر سے زیادہ خطرناک تدبیر کی ہے کہ کعبۃ اللہ کا احترام دلوں سے اٹھ جائے۔ کیا مولوی صدرالدین صاحب اور مولوی دوست محمد صاحب تو کجا ابن علف اُٹھا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے نعوذ باللہ احمدیوں کو حقیقۃ الرؤیا کی تقریر میں حج کرنے سے روکا ہے اور کعبہ کے دودھ کا خشک ہونا بیان کیا ہے؟

اگر نہیں تو انہیں اپنے جھوٹے بیان سے توبہ کرنی چاہیئے اور پبلک میں ندامت کا اظہار کرنا چاہیئے"!

واخر دعوانا
ان الحمد للہ
رب العلمین۔

شجرکاری کی اہمیّت و افادیّت

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی روشنی میں

عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیا کل منہ طیر او انسان او بھیمۃ الاکان لہٗ بہ صدقۃ (البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی بوتا ہے جس کے نتیجہ میں پرندے۔ انسان اور چوپائے اس کو کھاتے ہیں تو یہ امر اس مسلمان کے لئے بمنزلہ صدقہ کے ہوتا ہے۔

تشریح:۔ زمین کو آباد کرنا اور اس میں قسما قسم کے پودے لگوانا اور ان کی کما حقہٗ نگرانی کرنا بہت سے اقتصادی۔ معاشی اور طبی فوائد رکھتا ہے۔ درختوں سے جہاں عمارتی لکڑی اور ایندھن حاصل کیا جاتا ہے وہاں جنگلی جانوروں کا شکار۔ شہد کی مکھیوں کے چھتے۔ ٹوکریاں۔ چٹائیاں بنائی جاتی ہیں۔ انسان کی کئی بنیادی ضرورتوں کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ ہوا کو خوشگوار بنانے میں درختوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کئی بیماریوں کا علاج درختوں کے سایہ سے ہوتا ہے۔ ان کی چھال اور پتے بطور علاج کے استعمال ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر زمین کی افادیت میں اضافہ کرتے ہیں۔ مومن کا ہر کام رضائے ربانی کا حامل ہوتا ہے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے شجرکاری کو مومن کے لئے بمنزلہ صدقہ کے فرمایا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ درخت اپنوں اور بیگانوں کے لئے فوائد عظیم رکھتے ہیں اور یہ ایک ایسی خدمتِ خلق ہے جس کا سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔ آجکل حکومتیں شجرکاری کے لئے وسیع پراپیگنڈا کرتی ہیں حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہی مؤثر پیرایہ میں شجرکاری کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کی افادیت کو بیان فرمایا ہے۔

(خاکسار شیخ نور احمد منیرؔ)

سہ روزہ تربیتی کلاس مجالس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کی تربیتی کلاس مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ر اگست ۱۹۶۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مسجد احمدیہ مری روڈ راولپنڈی میں منعقد ہو رہی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم دوست محمد صاحب مؤرخ سلسلہ احمدیہ کے علاوہ اور بھی چند معروف ہستیوں کی شمولیت کی توقع ہے۔ ضلع راولپنڈی کے خدام سے خصوصاً اور دیگر مجالس سے شمولیت کی درخواست کی جاتی ہے۔

(ناظم تربیت خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے لڑکے عزیز منصور احمد (ندا) کو ۱۲ر جولائی ۱۹۶۵ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے اس خوشی میں اس نے مرکزی اداروں میں مختلف رقوم بھجوائی ہیں جو جمع کرا دی گئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ نومولود کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک خادمِ دین اور والدین اور خاندان کے لئے باعثِ عزت بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار (چوہدری) علی محمد بی۔ اے۔ بی ٹی۔ ربوہ

اُذکروا موتٰکم بالخیر

چوہدری فیض عالم صاحب مرحوم

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مالو کے بھگت (ضلع سیالکوٹ)

چند روز بیمار رہنے کے بعد ۹ جولائی ۱۹۶۵ء کو نو بجے قبل دوپہر بعمر ۶۰ سال فوت ہو گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بڑے مخلص اور حلیم الطبع انسان تھے نوجوانی میں قرآن شریف اور دوسری دینی کتب پر خاص نظر رکھتے تھے۔ ذاتی مطالعہ غور و فکر کی عادت۔ قدرتی ذہانت کے سبب قرآن شریف سے مضامین و مسائل وغیرہ کے استخراج و استنباط کا آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ اکثر حوالے ازبر تھے آپ بڑے بارعب شخصیت کے حامل تھے گفتگو کا انداز سادہ لیکن بڑا دلکش تھا سامعین پر بعض اوقات وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی اور مخالفین تک متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے۔ تبلیغ کا تو آپ کو ایک خاص جنون تھا۔ گاؤں کے اعلیٰ نمبردار بھی تھے۔ جب بھی کسی افسر سے ملاقات کا موقع ملتا۔ سرکاری کام سے فراغت کے بعد تبلیغ اور دوسری مذہبی گفتگو کئے بغیر نہ رہتے۔ اکثر پنجابی زبان کے منظوم قصے پڑھکر دیہاتیوں کو احمدیت کی تبلیغ کرتے۔ موضع کرتو ضلع شیخوپورہ کے ایک پیر صاحب جو کہ علاقہ بھر میں ہیر وارث شاہ خوش الحانی سے پڑھنے اور سمجھنے میں استاد سمجھے جاتے ہیں ہمارے گاؤں میں آکر اپنے مریدوں سے کہنے لگے کہ قرآن شریف تو در کنار میں تو ہیر وارث شاہ سے مرزا صاحب کے دعوے کا (نعوذ باللہ) بطلان کر سکتا ہوں چوہدری صاحب مرحوم نے پیر صاحب کو چیلنج کیا مگر وہ مقابلہ پر نہ آئے اور آپ نے رات کو مکان کی چھت پر چڑھکر ہیر وارث شاہ کو خوش الحانی سے پڑھکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت فرمائی۔ پیر صاحب نے آپ کی علمیت کا اعتراف کیا۔ آپ کی اس تقریر کے نتیجہ میں ہمارے گاؤں کے ایک دوست بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

مرحوم نہایت سلیم الفطرت انسان تھے اپنی غلطی کا اعتراف دوسروں کی کمزوریوں اور خطاؤں کی پردہ پوشی نیز مخالف کی اچھی باتیں تسلیم کر لینا ان کے اوصاف میں شامل تھا۔ سلسلہ کے مرکزی یا مقامی کارکنوں سے تعاون پر حتی الامکان کمربستہ رہتے تھے نظام سلسلہ کی پابندی پر خود بھی عمل درآمد کرتے اور افراد جماعت سے بھی اس کی پابندی کروانے کا خاص خیال رکھتے۔ مرحوم اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں۔

احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت میں درجات کو بلند کرے۔ پسماندگان و لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ ان کی اولاد کو مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ اور مقامی جماعت میں ان کی وفات سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اسے اپنے خاص فضل سے پُر کرے اور ہم سب کو احسن طور پر اپنے فرائض کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

خاکسار محمد یوسف سیکرٹری مال انجمن احمدیہ
مالو کے بھگت ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ
براستہ بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ

ملک محمد حنیف خان صاحب مرحوم خانپوری

میرے والد ملک محمد حنیف خان صاحب مرحوم مورخہ آٹھ جولائی ۱۹۶۵ء بروز جمعرات بوقت چار بجکر پانچ منٹ پر حرکتِ قلب بند ہو جانے سے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

محترم والد صاحب مرحوم نے اپنے بڑے بہنوئی ملک عبدالمجید صاحب لائلپوری کی تحریک پر جوانی میں بہت سے استخارے کرنے کے بعد احمدیت کو قبول کیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک رات میں استخارہ کی دعا کر کے سو گیا۔ اچانک خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری چارپائی کے ساتھ کھڑکی سے ایک بلبل نمودار ہوتی۔ اس کی چونچ میں ایک لمبی سی کاغذ کی چٹ کی شکل کا پروانہ ہے۔ میں نے وہ پروانہ پڑھنا شروع کیا۔ اس پر لکھا تھا کہ "مرزا غلام احمد (علیہ السلام والصلوٰۃ) سچا ہے"۔ فرمایا اسی وقت میری آنکھ کھل گئی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان مجھ پر ہوا ہے۔ میں نے صبح اٹھتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بیعت کا خط لکھ دیا اور بعد میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا قبول احمدیت پر گاؤں کے بہت سے لوگ آپ کے خلاف ہو گئے۔ مگر احمدیت کا جو نقش والد بزرگوار مرحوم کے دل پر کندہ ہوا تھا وہ زندگی بھر درخشندہ اور تابندہ رہا۔ اور احمدیت کی روشنی بکھیرتا رہا۔ تبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے۔ جس جگہ اور جس مجلس میں بیٹھتے ہیں۔ لوگوں کو احمدیت کا پیغام سنانا شروع کر دیتے۔ مرحوم بڑے نیک۔ خلیق ملنسار اور متدین بزرگ تھے۔ آپ کی زندگی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے رنگ میں رنگین تھی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گذار تھے۔ قرآن مجید کے معنی اور مفہوم کو سمجھنے کی مقدور بھر کوشش کرتے۔ درود شریف تو ان کی ورد زبان تھا اپنے بیوی بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے ہر کام کرنے سے پہلے استخارہ کرتے تھے۔ اکثر سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے۔ ایک دفعہ قادیان میں بھی اعتکاف بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور آٹھ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ۹ جولائی کو آپ کا جنازہ ربوہ میں لایا گیا نماز جنازہ حضرت قاضی نذیر احمد صاحب نے پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک ہوئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت اور درجات بلند فرمائے ہم بہن بھائیوں کو مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملک محمد موسیٰ خاں چک ۲۲۷
خانپور براستہ گوجرہ

مستری محمد شفیع صاحب مرحوم

میرے والد محترم مستری محمد شفیع صاحب تقریباً ۷۵ سال کی عمر پا کر مورخہ ۲۲/۶/۶۵ بروز منگل اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون)

مرحوم بڑے متدین اور احمدیت کے فدائی تھے۔ آپ اپنے والد کے اکلوتے بیٹے تھے۔ بچپن میں آپ کے والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو تعلیم دلانے کی بہت کوشش کی۔ لیکن آپ پہلی جماعت کے اردو قاعدے سے زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکے بچپن میں آپ کو ایک نیک فقیر سید فضل شاہ صاحب کی صحبت میسر آ گئی۔ جس کے ساتھ آپ نے تقریباً تیرہ سال کا عرصہ فن معماری و مصوری سیکھنے میں گذارا۔ جن لوگوں کو آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے وہ آپ کو اس فن میں یکتائے روزگار قرار دیتے تھے۔

آپ کے استاد سید فضل شاہ صاحب ایک عابد انسان تھے۔ شروع شروع میں آپ احمدیت کے سخت مخالف تھے اور دینی کم علمی اور دوسرے لوگوں کی دیکھا دیکھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سخت ملامت کہنے میں پیش پیش تھے۔ ایک دن ایسی ہی باتیں آپ جوش میں کر رہے تھے کہ آپ کے استاد صاحب نے ان کی یہ باتیں سن لیں۔ اور انہیں پاس بلا کر کہنے لگے کہ بتاؤ کیا تم مرزا صاحب کی قبر میں داخل ہو جاؤ گے یا مرزا صاحب تمہاری قبر میں داخل ہوں گے جو تم اس قدر ناروا کلمات ان کی طرف منسوب کر رہے ہو۔ اپنے استاد کی یہ بات سنکر آپ کے ذہن پر بہت اچھا اثر ہوا اور آپ نے اپنے استاد سے پوچھا کہ آپ کے اس فرمان کا کیا مقصد ہے؟ استاد صاحب نے بتایا کہ مرزا صاحب میرے رشتہ دار نہیں ہیں۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتویں آٹھویں روز حضوری ہوتی ہے اور میں اس شخص (یعنی حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ۔ ناقل) کو ہمیشہ آپ کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ اور جھوٹ بولنے میں میرا کوئی فائدہ نہیں۔ چنانچہ والد صاحب خود بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور دن بدن سلسلہ سے آپ کی وابستگی مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی۔

دنیا کی جو بات بھی شروع ہوتی وہ پھر پھرا کر ہمیشہ دین پر ختم ہوتی۔ دنیا کی ملونی یا فریب کاری کی بات ہم نے کبھی آپ کی زبان سے نہیں سنی۔ دھاریوال اور فجو پورہ میں آپ پہلے احمدی تھے۔ آپ نے ٹھیکیدار نذیر احمد صاحب کی معیت میں جو فجو پورہ میں بھٹوں کا کام کیا کرتے تھے اور قلیل سی جماعت کے کئی ایک مناظرے اور دینی جلسے بھی کروائے آپ بڑے متوکل مستجیب الدعوات بزرگ تھے۔

وفات سے تقریباً چار ماہ قبل میری چھوٹی ہمشیرہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک آم کا بہت بڑا درخت ہے جسے دو آدمی کلہاڑوں کے ساتھ کاٹنا چاہتے ہیں۔ ہمشیرہ نے خواب میں انہیں چلا کر کہا کہ اس آم کو مت کاٹو۔ ان آدمیوں نے کہا کہ وہ پنیری دیکھتی ہو اس آم کو کاٹ کر اس کی جگہ وہ پنیری لگائی جائیگی۔ صبح جب ہمشیرہ مذکور نے یہ خواب بیان کیا تو والد صاحب نے فرمایا کہ وہ آم کا پیڑ میں ہوں اور شاید اب زیادہ دیر آپ کے درمیان نہ رہ سکوں۔ یہ خواب حرف بحرف پورا ہوا۔

آپ نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔

آپ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنی جوارِ رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

(خاکسار نذیر احمد شیخوپورہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲ر اگست کو ماسٹر فضل الرحمان صاحب نوانکوٹ والے کی والدہ محترمہ عرصہ تین ماہ بیمار رہ کر اس دار فانی سے رخصت ہو گئی۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا یادگار چھوڑا ہے۔ (ولی محمد احمدی لاہور)

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کا شاندار اجتماعی وقار عمل

وقار عمل ساڑھے گیارہ گھنٹہ جاری رہا۔ اسّی خدام اور اٹھارہ اطفال نے اسمیں حصہ لیا

مورخہ ۱۵/۶/۶۵ بروز منگل ایک اجتماعی وقار عمل منا کر مسجد فضل کی دوسری چھت کا "لنٹل" ڈالا گیا۔ اس سے قبل پہلی چھت کا "لنٹل" بھی وقار عمل منا کر ڈالا گیا تھا۔

مسجد فضل کی توسیع کا کام جب سے شروع ہوا ہے۔ خدام نے بیشتر کام اپنے ہاتھوں سے کرکے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کی ہے۔ مسجد کی تعمیر میں جب بھی اور جس وقت بھی خدام کو کسی کام کے لئے بلایا گیا۔ بڑے جوش سے انہوں نے وہ کام سرانجام دیا۔ خواہ انہیں اینٹیں اٹھانی پڑیں۔ بجری کی ڈھلائی ہو۔ کسی بھی قسم کا مزدوری کا کام ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

جب مسجد کی دوسری چھت کے "لنٹل" ڈالنے کی ذمہ داری خدام کو دی گئی۔ تو مورخہ ۱۵/۶/۶۵ چار بجے شام یہ کام شروع ہوا۔ خدام بڑے جوش سے کام میں مشغول رہے۔ ان کی زبانوں پر درود شریف جاری تھا۔ معززین شہر آتے اور خدام کے کام کو دیکھکر حیران رہ جاتے۔

سیمنٹ کے چلتے ہوئے کام کو روکا نہیں جا سکتا تھا مگر نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے کام بند کر دیا گیا۔ خدام نے اطاعت امیر کی شاندار مثال قائم کر دی۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد دوبارہ کام شروع ہوا کام کرتے کرتے خدام کے ہاتھوں میں سیمنٹ کی وجہ سے آبلے پڑ گئے اور پھر ان آبلوں نے زخموں کی صورت اختیار کر لی مگر یہ آبلے یہ زخم ان کے اخلاص میں حائل نہ ہو سکے۔ انہوں نے ہاتھوں پر پٹیاں باندھ لیں اور کام کو جاری رکھا۔ آبلوں میں گو تکلیف تھی۔ مگر ان کی لذت کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا تھا یہ آبلے خدائے واحد کے گھر کو بناتے بناتے پڑے تھے۔ بعض خدام کے ہاتھوں میں شدید زخم ہو گئے جو بعد میں سات روز علاج کے بعد مندمل ہوئے خدام نے اس روز رات کا کھانا بھی نہ کھایا تھا۔ ایک بجے خدام کی چائے کے ساتھ تواضع کی گئی۔ مکرم محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ لائلپور اپنے ہاتھوں سے چائے ڈالکر خدام کو دیتے تھے۔ آپ نے ہی خدام کو چائے پر بلایا تھا۔ آپ کی شفقت کو خدام کبھی نہیں بھول سکتے باوجود کبرسنی کے آپ ایک بجے رات تک کام کی نگرانی کرتے رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور)

مقدمہ سے بریت اور شکریۂ احباب

ہم آٹھ آدمیوں کے خلاف جو نگرانی کی اپیل ہائی کورٹ کراچی میں عرصہ دو سال سے چل رہی تھی۔ الحمدللہ کہ وہ اپیل مورخہ ۲۸/۷/۶۵ کو مسترد کر دی گئی۔ ہائی کورٹ کے ججوں نے سابقہ فیصلہ کو ہی جو ہمارے حق میں تھا بحال رکھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر خاص فضل ہے۔ جس کے لئے ہم ان سب بزرگوں کا نہایت ہی شکرگزار ہیں۔ جنہوں نے ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب جماعت آئندہ بھی ہمیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی دنیوی ترقیات سے نوازے اور اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔

(شریف احمد دیڑھوی قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ خیرپور)

دعائے مغفرت

محترم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب آف برما حال محلہ دارالنصر ربوہ کی اہلیہ صاحبہ بھی بیماری کے بعد ۲ اگست ۱۹۶۵ کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بڑی نیک اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ مرحومہ اسی دن بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے

(کیپٹن عبداللہ خاں سابق امیر جماعت احمدیہ صدر محلہ باب الابواب ربوہ)

راولپنڈی میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک پبلک جلسہ سیرت النبی بڑی کامیابی کے ساتھ ریلوے انسٹی ٹیوٹ ہال میں منعقد ہوا۔ ہال سامعین سے پُر تھا۔ تمام کارروائی بڑی خاموشی اور انہماک سے سنی گئی۔ جلسہ کی مختصر روداد درج ذیل کی جاتی ہے۔

جلسہ زیر صدارت مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی ۵½ بجے شام شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار مبارک احمد نے کی مکرم رشید احمد صاحب بھٹی نے حضرت مسیح موعودؑ کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اسکے بعد مکرم مولوی نور محمد نسیم صاحب سیفی سابق مبلغ رئیس التبلیغ نے محسن اعظم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عفو اور احسان کے خلق کو بیان کیا۔ اور واضح کیا کہ حضورؐ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مختلف مواقع پر کس طرح محسن اعظم ثابت ہوئے۔ آپ کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے نزول وحی سے لیکر سیدنا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال تک کے چیدہ چیدہ واقعات موثر انداز میں پیش کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔ خصوصاً توحید باری تعالیٰ۔ اسلامی مساوات اور تبلیغ اسلام کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کو واضح کیا گیا۔ آپ کی تقریر اول سے آخر تک پورے انہماک اور دلچسپی سے سنی گئی۔ اور سامعین نے گہرا اثر لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

(خاکسار مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

مختار عام کی اسامی کے امیدواران

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں مختار عام کی آسامی کے لئے جن امیدواران نے درخواستیں برائے ملازمت بھجوائی تھیں۔ انہیں خطوط کے ذریعہ اطلاع دے دی گئی ہے کہ وہ مورخہ ۱۵/۸/۶۵ کو دس بجے صبح انٹرویو کے لئے دفتر ہذا میں تشریف لے آئیں۔ جن امیدواروں کو کسی وجہ سے خط نہ مل سکے وہ اس اعلان کے مطابق نظارت دیوان میں پہنچ جائیں۔

(ناظر دیوان۔ صدر انجمن احمدیہ)

۱۔ داخلہ بی ایڈ کلاس

سینٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۹/۸/۶۵ تک۔ فارم دفتر کالج سے رساناً یا ۳۰ پیسے کی ٹکٹوں والا بڑا واپسی لفافہ بھیجکر

(پ۔ ت ۵/۸/۶۵)

۲۔ داخلہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور

درخواستیں ترمیم شدہ فارم میں ۹/۸/۶۵ تک (پ۔ ت ۵/۸/۶۵)

(ناظر تعلیم)

فرسٹ ایڈ

ہر خادم فرسٹ ایڈ سیکھ کر اپنے اور اپنی قوم کے لئے مفید وجود بنے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے کام آئے۔ (مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری پھوپھی زاد بہن بشریٰ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ امیر جماعت احمدیہ ضلع مظفر گڑھ دو تین سال بیمار رہنے کے بعد ۲۷/۷/۶۵ کو وفات پا گئیں ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار فرزند اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب ابھی نابالغ ہیں۔ بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے مرحومہ کی اولاد کی خود حافظ و ناصر ہو۔

محمد سلطان اختر قائد خدام الاحمدیہ چک ۳۵/۲

ہفتہ شجرکاری ———— ۶ اگست تا ۱۲ اگست

درخت ——— زراعت کیلئے سایۂ رحمت

(ملک خدا بخش۔ محکمہ زراعت حکومت مغربی پاکستان)

اس حقیقت سے ہر تعلیم یافتہ شخص آگاہ ہے کہ ہماری ضروریات کے مقابلہ میں ہمارے ہاں جنگلات بہت کم پائے جاتے ہیں۔ پاکستان کے مجموعی رقبے میں سے صرف چار فی صد رقبہ پر جنگلات موجود ہیں جب کہ کسی بھی جغرافیائی خطے کی نباتات میں فطری توازن قائم رکھنے کے لئے کم از کم ۲۵ فیصد رقبے میں جنگلات ہونے چاہئیں۔ مغربی پاکستان میں جنگلات کی اور بھی کمی پائی جاتی ہے کیونکہ اس صوبے میں جنگلات کا رقبہ کل رقبے کا بمشکل ۲½، ۳ فی صد ہے جہاں تک ہمارے زمینی وسائل کا تعلق ہے مغربی پاکستان میں اس وقت بھی تیرہ کروڑ ساٹھ لاکھ ایکڑ رقبہ (جو مجموعی رقبے کا ۶۸ فی صد ہے) بے آب وگیاہ ویران اور بنجر پڑا ہوا ہے۔ آب پاشی کے محدود وسائل کے پیش نظر صرف چند لاکھ ایکڑ رقبہ مزید زیر کاشت لایا جاسکتا ہے۔ بقیہ رقبے کے مصرف کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ جہاں کہیں ممکن ہو درخت لگا دیئے جائیں۔

زراعت کا غلط تصور

بدقسمتی سے ہمارے زمیندار جنگلات کی اہمیت سے پوری طرح واقف نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے زمینداروں میں زراعت کا ایک نہایت محدود اور غلط تصور پایا جاتا ہے۔ ان کے ہاں زراعت کا جو تصور ملتا ہے اس کے مطابق یہ لفظ گنتی کی چند فصلوں ترکاریوں اور پھلوں کی کاشت کے معنوں میں مستعمل ہے میرے خیال میں ہماری زرعی پسماندگی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ہمارے کاشتکار زراعت کے امدادی شعبوں مثلاً جنگلات اور گھریلو دستکاریوں (مثلاً لاکھ اور ریشم کے کیڑے پالنا) سے کام لینا نہیں جانتے اور صرف کھیتی باڑی پر اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ سال کے بیشتر حصوں میں ان کے پاس اتنا فالتو وقت ہوتا ہے جسے وہ شجرکاری جیسے مفید مشاغل میں صرف کریں تو ان کی آمدنی میں معتدبہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

زراعت کے لئے سایہ رحمت

جنگلات اور زراعت . . . . لازم وملزوم ہیں۔ بلکہ جنگلات ہماری زراعت کے لئے سایہ رحمت ہیں۔ درخت ہماری آب وہوا کو مرطوب رکھتے ہیں اور فصلوں اور باغوں کو گرم لو اور سخت آندھیوں سے محفوظ رکھتے ہیں باران رحمت کو جوش میں لاتے ہیں، سیلاب کی روک تھام کے لئے کوئی اور ذریعہ اتنا مؤثر نہیں جتنا کہ درخت، سیم اور تھور کے انسداد کے لئے جو ٹیوب ویل کام کرتے ہیں وہی کام ٹیوب ویلوں سے کہیں بہتر قدرت کے یہ سبز پمپ انجام دیتے ہیں۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ ساتھ ہی ساتھ وہ زمین کو زرخیز بھی بنا دیتے ہیں۔ ایندھن کے لئے یہ اپلوں کا نعم البدل ہیں اور اس طرح مویشیوں کا گوبر اپلوں کی بجائے کھاد بنانے کے کام میں لایا جا سکتا ہے درختوں پر مویشی پلتے ہیں غرضیکہ بے شمار طریقوں سے یہ ہماری زراعت میں ممد ومعاون ہوتے ہیں۔ کسان کی زندگی میں جو اہمیت درخت کو حاصل ہے وہ شاید کسی دوسری چیز کو نہیں۔ سخت کڑاکے کی دھوپ میں کام کی تھکن سے چور ہو کر نہ صرف کسان بلکہ اس کے بیل بھی گھنے درختوں کی چھاؤں میں گوشۂ سکون تلاش کرتے ہیں۔ لیکن ہماری کور ذوقی کا یہ عالم ہے کہ ہم اس نعمت خداوندی کی پوری طرح قدر ومنزلت نہیں کرتے۔

متعدد صنعتوں کی بنیاد

زراعت کے علاوہ صنعت کے میدان میں بھی درخت بڑے کام کی چیز ہیں عمارتی لکڑی، فرنیچر، ربڑ، لاکھ، کاغذ، ریشم، دوائیں، تارپین، گوند، بروزہ پلاسٹک سیلولوز اور بے شمار اشیاء ہمیں جنگلات ہی سے حاصل ہوتی ہیں جانوروں کی کم و بیش پندرہ سو اقسام جنگلوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے بے شمار صنعتی اشیاء حاصل ہوتی ہیں پھر زراعت اور صنعت سے قطع نظر درختوں کے زیبائشی اور رہائشی پہلو کا احساس کرنے کے لئے ذرا اپنے تصور میں اس حسین دنیا سے درختوں کو نکال کر تو دیکھئے کہ ہر طرف ویرانیاں ہی ویرانیاں رقص کرنے لگتی ہیں لیکن درخت کا تصور آتے ہی اس بے آب وگیاہ صحرائی نقشے میں کس طرح زندگی اور حسن کی پھوار پڑنے لگتی ہے۔

درختوں کے ان گوناگوں فوائد کے باوجود پھر ایسا کیوں ہے کہ ہمارے زمینداروں میں جنگلات لگانے کا شوق بالکل نہیں پایا جاتا۔ اسلام ہمارے دلوں میں درختوں سے لگاؤ کا جذبہ پیدا کرتا ہے قرآن پاک میں جنت کے تذکرے میں ہر جگہ درختوں کا بیان کلمہ طیبہ کے لئے عمدہ۔ درخت اور کلمہ خبیثہ کے لئے خراب درخت کی تشبیہات، درختوں کے معروف حمد وثنا کرنے کا تصور اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرکاری کو صدقہ جاریہ قرار دینا اور ایام جنگ میں ثمردار اور سایہ دار اشجار کو کاٹنے کی ممانعت۔ یہ سب باتیں ہمیں درختوں سے محبت کرنا سکھاتی ہیں۔ تپتے ہوئے صحراؤں میں تو درخت سایہ رحمت اور سکون وعافیت کی علامت شمار ہوتا ہے۔ بے شمار تاریخی مثالوں سے بھی ثابت کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان فرمانرواؤں نے جنگلات کو ترقی دینے کی ہر ممکن کوشش کی حضرت عمرؓ اور عمر بن عبد العزیزؒ نے عراق اور مصر کے وسیع وعریض علاقوں میں آب پاشی کا نظام قائم کر کے ان ممالک میں شجرکاری کو فروغ دیا اور بہت سی دلدلی زمینوں کو خشک کر کے ان میں جنگل لگوائے۔ ان مثالوں سے یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اسلام ہمیں درختوں سے پیار کرنے کا سبق دیتا ہے۔

شجرکاری کے منصوبے

جہاں تک ہماری حکومت کا تعلق ہے وہ شجرکاری کے منصوبوں کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے لیکن محض حکومت کی کوئی کوشش اس وقت کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اسے عوام کا پورا تعاون حاصل نہ ہو یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں اگرچہ ہر سال شجرکاری کے ہفتے منائے جاتے ہیں جن میں لاکھوں قلمیں اور پودے مفت تقسیم کئے جاتے ہیں لیکن ان میں سے نہایت قلیل تعداد پودوں اور درختوں کی صورت اختیار کرتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قلمیں تو لگا دیئے جاتے ہیں لیکن بعد میں ان کی پرورش پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی نتیجۃً بہت کم پودے پروان چڑھتے ہیں پودوں کی حفاظت کے سلسلے میں ہمارے عوام احساس ذمہ داری سے بالکل بے بہرہ ہیں اس لئے لوگوں میں یہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ ہفتہ شجرکاری منانے اور پودے لگانے سے ان کی ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس سے بھی زیادہ ضروری بات یہ ہے پودوں کو پروان چڑھانے کے لئے ان کی ہر ممکن حفاظت اور نگہداشت بھی کی جائے۔

جنگلات، زمیندار اور تحقیق

زمینداروں میں درخت لگانے کا ذوق وشوق اس وقت تک پیدا نہیں کیا جا سکتا جب تک شجرکاری ان کے لئے نفع بخش کاروبار کی حیثیت نہ اختیار کرے۔ جنگلات کے بارے میں بڑی مشکل یہ ہے کہ یہ ایک طویل المیعاد اور صبر آزما کاروبار ہے۔ جنگلات کے کاروبار کو قلیل المیعاد اور اقتصادی اعتبار سے زیادہ منافع بخش بنانے کے لئے ابھی تحقیق وتفتیش کا وسیع میدان کھلا ہے۔ جو ہمارے ماہرین کے لئے ایک کھلے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس وقت ہماری سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایسے مفید درخت معلوم کئے جائیں جو نہ صرف ہماری آب وہوا سے مطابقت رکھتے ہوں بلکہ ان سے لکڑی یا دوسری مصنوعات حاصل ہونے کی مدت بھی اتنی قلیل ہو کہ ان کی آمدنی یا منافع زراعت کے دوسرے طریقوں سے اگر زائد نہیں تو کم بھی نہ ہو۔ اس ضمن میں اب تک صرف سفیدہ کا نام سننے میں آیا ہے۔ لیکن ہمیں ابھی ایسے بے شمار درخت دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔

دوسرا تحقیق طلب مسئلہ یہ ہے کہ ایسے درخت دریافت کئے جائیں جو نہ صرف اقتصادی اعتبار سے ہمارے لئے نفع بخش ہوں بلکہ ہماری زمین کی بیماریوں مثلاً سیم اور تھور کا بھی مؤثر علاج ثابت ہوں۔ اگر ہم ایسے درخت معلوم کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ ہمارے ملک کی ایک بہت بڑی خدمت ہو گی!

الفضل کے منتظمین سے خط وکتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مینیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

تزکیۂ نفس کے لئے دو باتیں ضروری ہوتی ہیں

اوّل ترکِ گناہ - دوم روحانیت میں ترقی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ عادت کے ماتحت انہیں غصہ آجاتا ہے مگر گالی نہیں دیتے۔ لیکن ان کا دل کہہ رہا ہوتا ہے کہ فلاں انسان بڑا بدمعاش اور شریر ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق ہم یہ نہیں کہیں گے کہ وہ پاکیزہ ہیں بلکہ یہ کہیں گے کہ وہ اپنے گند کو چھپائے بیٹھے ہیں پس اسلام میں پاکیزگی دل کی ہے اعمال اور زبان تو آلات اور ذرائع ہیں جن سے پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے کہ دل کی حالت بھی محاسبہ کے نیچے آتی ہے خواہ تم اپنے دل کی حالت کو چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ یہاں خدا تعالیٰ نے کیا عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے کہ زبان اور اعمال تو دلی حالت کا اظہار کرتے ہیں۔ اصل چیز دل کی حالت ہے اور خدا تعالیٰ اس کا محاسبہ کرے گا۔ پس فرماتا ہے کہ تم اپنی دلی حالت کو ظاہر کرو یا چھپاؤ یعنی تم گناہ کے اعمال نہ کرو یا زبان سے ظاہر نہ کرو مگر تمہارے دل میں گند ہے تو ضرور پکڑے جاؤ گے۔

یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ میں باء کے تین معنے ہو سکتے ہیں (۱) ایک معنے ذریعہ اور سبب کے ہو سکتے ہیں اس لحاظ سے اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ تم سے حساب لے گا۔ یعنی تمہارے اعمال کی بنیاد دل پر رکھی جائے گی۔ صرف ظاہری اعمال کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ دل کی حالت کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔ اور تمہاری نیتوں کو بھی دیکھا جائے گا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ پس اعمال کے ساتھ دل کی نیت کو بھی مدنظر رکھا جائے گا (۲) دوسرے معنے اس کے فِیْ کے ہو سکتے ہیں یعنی "اس کے بارے میں" جیسا کہ ایک دوسری آیت میں آتا ہے کہ

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ (البقرہ ۲۲۶)

(۳) تیسرے معنے اس کے علیٰ کے ہو سکتے ہیں یعنی اس جرم پر اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا۔

یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ میں بتایا کہ جیسی جیسی انسان کی نیت ہوگی ویسی ہی اس کی جزا ہوگی۔ سزا کے مستحق سزا پائیں گے اور جو مغفرت کے مستحق ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دامن مغفرت میں لے لے گا۔

سورۃ بقرہ کے شروع میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چار عظیم الشان کاموں کا ذکر کیا گیا تھا اوّل تلاوت آیات - دوم تعلیم کتاب سوم تعلیم حکمت - چہارم تزکیۂ نفوس۔ آپ کے ابتدائی تین کاموں پر اس سورۃ میں تفصیلاً روشنی ڈالی گئی ہے اب صرف یُزَکِّیْہِمْ کے وعدہ کا ایفاء باقی تھا سو اس رکوع میں اس شق پر بھی روشنی ڈال دی۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ تزکیۂ نفوس کا کام کسی انسان کے بس کا نہیں۔ آخر والدین سے زیادہ محبت کرنے والا اور کون وجود ہو سکتا ہے مگر وہ بھی اپنی اولاد کا تزکیۂ نفس نہیں کر سکتے۔ تزکیہ میں دو باتیں ضروری ہوتی ہیں۔ اوّل ترک گناہ دوم روحانیت میں ترقی۔ ترک گناہ کے لحاظ سے فرمایا کہ ہم تم کو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور آسمان و زمین اور کائنات کا ذرہ ذرہ سب اللہ تعالیٰ کے ماتحت ہے۔ پس جس چیز کے لینے کی وہ اجازت دے صرف وہی تم لو۔ اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔ کیونکہ مالک کی اجازت کے بغیر کسی چیز کو استعمال کرنے والا مستوجب سزا قرار پاتا ہے۔ دوسری شق روحانیت میں ترقی کرنا تھا۔ اس کے لئے فرمایا کہ سب کچھ ہمارا ہے۔ اور ہمارے ہی ذریعہ سے ہر قسم کی خیر و برکت مل سکتی ہے۔ اس لئے جب تم ہمارے حکموں کی اطاعت کرو گے تو ہم تم کو اپنی مغفرت کے دامن میں لے لیں گے۔ اور ہمارا فاتحانہ تصرف تمہیں ہمارے قرب میں پہنچا دے گا۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۶۵۴-۶۵۳)

امریکہ آئے دن اپنی پالیسی بدل سکتا ہے تو ہمیں بھی اپنی پالیسی تبدیل کرنے کا حق ہے

امریکی امداد بند ہونے سے مشرقی پاکستان کی ترقی میں رکاوٹ نہیں پڑے گی

ڈھاکہ ۹ ر اگست - وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ اگر امریکہ آئے دن اپنی پالیسیوں میں تبدیلیاں کر سکتا ہے تو پاکستان اور دوسرے ممالک کو بھی اپنے قومی مفادات کے پیش نظر خارجہ پالیسی بنانے کا پورا حق حاصل ہے

انہوں نے کہا کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے امریکہ کی خارجہ پالیسی کی بنیاد روس کی مخالفت پر قائم تھی۔ لیکن ایک وقت ایسا آگیا کہ امریکی حکومت کو اپنا رویہ تبدیل کرنا پڑا اور اس نے یہ محسوس کر دیا کہ کشیدگی کو کم کرنا ضروری ہے۔

مسٹر بھٹو کل یہاں ڈھاکہ کے اعلیٰ فوجی و سول حکام کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے - وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکہ نے اگر پاکستان کی اقتصادی امداد بند کر دی تو اس سے مشرقی پاکستان کی ترقی میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑے گی - اور تمام منصوبوں پر پروگرام کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

مسٹر بھٹو نے کہا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد اس کے قومی مفادات ہیں اور باقی تمام باتیں اس کے بعد آتی ہیں - انہوں نے کہا کہ اپنی خارجہ پالیسی کی تشکیل کرتے وقت ہم نے بہت سے بین الاقوامی عوامل سیاسی تبدیلیوں اور بڑی طاقتوں کے باہمی تعلقات کی نوعیت میں تبدیلیوں کو مدنظر رکھا ہے - انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ نہیں لیا جانا چاہیئے کہ ہم نے اپنے دوستوں کو نظر انداز کر دیا ہے۔ ملک کا مفاد سب سے زیادہ ہمہ گیر اور اہم ہے اور اس کے پیش نظر خارجہ پالیسی میں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

اس سال مشرقی پاکستان کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا

واشنگٹن ۹ اگست - بین الاقوامی ترقی کے امریکی ادارے کی رپورٹ کے مطابق اس سال آفات سماوی مثلاً طوفان اور سیلاب وغیرہ سے جن علاقوں کو نقصان پہنچا ہے ان میں مشرقی پاکستان سرفہرست ہے۔

صدر ایوب آج نئے براڈکاسٹنگ ہاؤس کا افتتاح کر رہے ہیں

نئے براڈکاسٹنگ ہاؤس سے بیک وقت تین پروگرام نشر ہو سکتے ہیں

لاہور ۹ اگست - صدر ایوب آج ایمپریس روڈ پر ریڈیو پاکستان لاہور کے نئے براڈکاسٹنگ ہاؤس کا افتتاح کر رہے ہیں۔ صدر ایوب کی افتتاحی تقریر اور مرکزی وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کا خطبۂ استقبالیہ نئے براڈکاسٹنگ ہاؤس سے نشر کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ افتتاحی تقریب ریکارڈ بھی نشر کی جائے گی۔

افتتاح کے بعد ڈائریکٹر جنرل ریڈیو پاکستان مسٹر ظہیر آذر صدر ایوب کو نئے براڈکاسٹنگ ہاؤس کے سٹوڈیو اور ایڈمنسٹریٹو بلاک دکھائیں گے نیا براڈکاسٹنگ ہاؤس پاکستان نے اپنے وسائل سے تعمیر کیا ہے۔ عمارت کا ڈیزائن ریڈیو پاکستان کے چیف انجینئر آغا بشیر احمد نے تیار کیا تھا۔ اس پر ۳۲ لاکھ روپے صرف ہوئے ہیں۔

نیا براڈکاسٹنگ ہاؤس ۱۹۶۳ء میں مکمل ہو گیا تھا۔ بعد ازاں بجلی کے کنکشن کے حصول میں چھ ماہ صرف ہوئے اور ڈیڑھ سال کے عرصہ میں اس میں ضروری سامان نصب کیا گیا۔ براڈکاسٹنگ ہاؤس سے بیک وقت تین مختلف پروگرام نشر کئے جا سکتے ہیں۔ اس کے آٹھ سٹوڈیو ہیں جن میں جدید ترین آلات نصب کئے گئے ہیں

چین نیپال میں بجلی گھر قائم کرے گا

نئی دہلی ۹ ر اگست - چینی ماہروں کی ایک جماعت نے کھٹمنڈو اور پوکھرا کے درمیان ایک بجلی گھر قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کا کام شروع کر دیا ہے۔ نیپال کے سرکاری ذرائع کے مطابق اس بجلی گھر میں ۳۰ سے ۵۰ ہزار کلوواٹ تک بجلی پیدا ہو سکے گی۔ یہ بجلی گھر بھارت کی مدد سے قائم ہونے والے ترسولی بجلی گھر سے بڑا ہو گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷